معرفت

جہالت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے حل کیلئے بریلوی و دیوبندی
علماء سے بالخصوص اور ہر مسلمان سے بالعموم چند اہم

گذارشات

ملفوظاتِ طیبات پیرِ طریقت رہبرِ شریعت
فقیر محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم

نام کتاب ________ معرفت

تالیف ________ محمد عدیل احمد رضوانی عفی عنہ

کمپوزنگ ________ خرم امیر

اشاعت اول ________ ۲۰۰۰

بتاریخ ________ رمضان ۱۴۳۴ھ / جولائی 2013ء

Email
zahmadpw@yahoo.com

کیا اب بھی کفر کا فتویٰ کسی پر لگتا ہے اور لوگ کافر بنتے ہیں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مفہوم ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ انسان صبح کو مسلمان اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان اور دن کو کافر ہو گا۔ اس لئے اکثر جاہل جو علم نہیں رکھتے، کفریہ کلمات بک جاتے ہیں اور ان کو پتا بھی نہیں چلتا۔

اسی طرح بعض متعصب، ابن الوقت اور علمائے سوء بھی ذاتی مفادات اور خواہشات کی خاطر بریلوی علماء حق کے خلاف "دیوبندی اور وہابی" ہونے کا پرچار کر کے کفر کے مرتکب ہوتے ہیں۔

بعض عالموں سے اب بھی علمی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں جس کی بنا پر کفر کا فتویٰ ان پر لگتا ہے لیکن اب دینی حالت بہت مخدوش ہے۔ عوام تو "ملاازم" کہہ کر دین سے فرار حاصل کر لیتی ہے۔ اس دور میں اب کوئی انفرادی ایمان بچا کر لے جائے تو بہت بڑی بات ہے کیونکہ عوام کا دینی علم کی طرف رجحان نہ ہونے کے سبب اس کو یہ معلوم ہی نہیں کہ کُفر کب اور کیا کہنے اور کس عمل سے ہوتا ہے۔

لڑائی عوام کی ہے یا علماء کرام کی

سوال: کیا یہ عوام کی لڑائی ہے یا علماء کرام کی؟

جواب: 1۔ عالم اس وکیل کی طرح ہوتا ہے جو رائے دے سکتا ہے مگر مفتی صاحب جج کی طرح ہوتے ہیں اور فیصلہ مفتیان عظام نے کرنا ہوتا ہے اور مفتیانِ عظام 110 سال سے کہہ رہے ہیں کہ یہ تین عبارتوں پر کفر کا فتویٰ ہے۔ مفتیانِ عظام کا ہی حق بنتا ہے کہ اس معاملے کو جیسے بتائیں ویسے عوام کرے کیونکہ علم ان کے پاس ہے اور عوام کو بولنے کا حق نہیں۔

2۔ اگر عوام بغیر علم کے اس معاملے میں بول رہی ہے اور ایک دوسرے کو

کافر کافر کہہ رہی ہے تو عوام نے اپنی لڑائی خود بنالی ہے اور اللہ کریم کے ہاں جواب دہ ہوگی۔

3۔ علمائے کرام فرماتے ہیں مسجد کی انتظامیہ اس معاملے میں ذمہ دار ہے کہ ہر اس بندے کو جس نے ڈاڑھی رکھی ہو مولوی نہ سمجھ لے اور پیسہ لگانا انتظامیہ کا کام ہے مگر تبلیغ کرنا یہ علماء کرام کا کام ہے۔

4۔ علماء سوء (**و لا تشتروا بایتی ثمنا قلیلا**) پر عمل پیرا ہیں اور ذاتی مفادات کی خاطر دین کو برباد کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ عوام ان جیسے علماء اور مفتیوں کے بارے میں کہتی ہے جناب یہاں بااثر لوگ جیسا چاہیں فتوی لے سکتے ہیں اور کتنے والا لینا ہے۔

5۔ اس وقت کوئی ایسی بااثر ہستی نظر نہیں آتی جس کو سارے علماء متفقہ طور پر اپنا منصف مانتے ہوئے مذہب سے فرقہ واریت کا خاتمہ کر کے قوم کو یکجا کر دیں، نہ ہی کوئی ایسا دینی ادارہ (جامعہ) نظر آتا ہے جو اس 110 سالہ پرانے مذہبی تناؤ کا خاتمہ کر سکے۔

عوام کی ذمہ داری - اگر عوام چاہے تو انقلاب آ سکتا ہے۔

عوام کو چاہئے کہ اپنے اپنے علماء سے پوچھیں کہ

اگر یہ کافر کافر والی بات ان تین عبارتوں پر مبنی ہے اور ان تین کا حل 110 سال میں نہیں نکلا تو کیوں؟

کیا آج اجماع امت نہیں ہو سکتا کہ ان تین عبارتوں کو نکال دیا جائے اور مسلمانوں کو اکٹھا کرنے کے لئے حل بتایا جائے۔

کافر کافر کا شور ڈالنے کی بجائے اصل معاملات کو اجاگر کیا جائے تاکہ اصل معاملہ جو اپنی اصلی ہیئت کھو چکا ہے اس کو سامنے رکھ کر مسلمانوں کو حل کر دین کی

طرف واپس لایا جائے۔

علم کا فقدان

یہ بھی بد قسمتی ہے کہ ہمارے ملک میں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد صرف 20% ہے اور مذہبی معاملات میں تو 90% بریلوی اور دیوبندی حضرات کو پتا ہی نہیں کہ کس بات پر فرقہ واریت میں لڑائی ہے اور جو سمجھ رکھتے ہیں وہ بھی دین کی بات نہیں کرتے۔

اہم بات

جس وقت دین میں ذاتیات شامل ہو جائیں تو دین اڑ جاتا ہے۔ اگر سچے بندے زیادہ ہوتے تو دین کہیں کا کہیں پہنچ گیا ہوتا۔ علم تو خوف خدا کے ساتھ علم کہلاتا ہے ورنہ تعصب، کینہ، ذات و جماعت، کافر کافر، مسجدوں پر قبضے اور اجارہ داریاں بن کر رہ جاتا ہے اور درد اُس کو ہوتا ہے جو دیندار ہو۔

نوجوان دوستوں کے لئے مشورہ

سوال: عوام میں سے اکثر باشعور نوجوان یا وہ لوگ جو فرقہ ورانہ جھگڑوں کی وجہ سے سخت پریشان ہیں ان کے لئے کیا تجاویز ہو سکتی ہیں؟

جواب: دین کے مسائل میں ہمیشہ اختلافات ہوتے رہتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ یہی اختلافات ہی آزمائش ہوتے ہیں مگر ہماری جنگ اختلافات سے نکل کر اپنا ایمان بچانے کے لئے اور شیطان کو ہرانے کے لئے ہونی چاہئے۔ اس لئے اگر کوئی یہ کہہ کر دین کو چھوڑ دیتا ہے کہ یہ مولویوں کی بات ہے تو وہ کس دین پر چلنا پسند کرے گا یا اپنی پسند کا دین لائے گا؟

اس لئے مشورہ یہ ہے کہ مستحبات وفروعی مسائل کی لڑائی چھوڑ کر فرائض یعنی

گذارشات

بریلوی ودیوبندی عوام کو یہ علم ہونا چاہئے کہ:

1۔اہلسنت و جماعت (بریلوی و دیوبندی) پہلے ایک جماعت تھے۔ اختلافات تین عبارتوں پر کفر کے فتاوی لگنے سے پیدا ہوئے اور ابھی تک یہی تین عبارتیں مسلمانوں کی ''صلح کلیت'' (اتحاد و اتفاق) کے درمیان حائل ہیں۔اس لئے بریلوی حضرات دیو بندیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

2۔دیوبندی حضرات ان کفریہ عبارات کے رد میں ''عبارات اکابراز شیخ مولانا سرفراز خان صاحب صفدر'' اور ''مطالعہ بریلویت از علامہ ڈاکٹر خالد محمود'' وغیرہ کی کتابوں کو تاویلات کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ ہمارے علماء کی عبارتیں کفریہ نہیں تھیں مگر بریلوی علماء فرماتے ہیں کہ دیوبندی علماء کی یہ عبارتیں نبی کریم ﷺ کی ذات کو گالی کے مترادف ہیں اس لئے تاویلات نہ کریں بلکہ ان کو اپنی کتابوں سے حذف کردیں تو ہم ایک ہیں۔

3۔دیوبندی حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ امام احمد رضا خاں (علیہ الرحمۃ) نے ذاتی وجوہات کی بناء پر ہمارے علماء پر کفر کے فتاوی لگائے ہیں اس کا اندازہ ایک دیوبندی عالم مخلص عبداللہ کے خط سے ہوتا ہے۔اس کے خط کا عکس اور ہمارے جواب کا عکس صفحہ نمبر 114,115 پر موجود ہے۔

4۔امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو بیان کرنے کا حق مانا کہ بریلوی حضرات سے کما حقہ ادا نہیں ہو سکا مگر دیوبندی حضرات ان کی

قرآن واحادیث پر مبنی تعلیمات کو چھوڑ کر جاہل عوام کی وجہ سے باعمل بریلویوں کو بدعتی و مشرک مشہور کر رہے ہیں۔کیا یہ علمی خیانت نہیں ہے؟

4۔عوام ناحق ایک دوسرے کو ''کافر کافر'' کہہ رہی ہے (باپ بیٹے کو، بیٹا باپ کو، بھائی بھائی کو،حتی کہ یہ مسئلہ ہر مذہبی گھرانے کا ہے) حالانکہ عوام کو چاہئے کہ ''خاموشی'' اختیار کرے اور اپنے اپنے جید علماء اور مفتیان عظام سے پوچھے کہ کیا ہمارا ایک دوسرے کو کافر کافر کہنا بنتا ہے ورنہ ''عوام'' ہو یا ''امام'' روزِ محشر جواب دہ تو ہوں گئے۔

بریلوی و دیوبندی علماء

ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ:

عوام میں جاہلیت زیادہ ہے۔کثیر تعداد میں لوگ انہی باتوں (لڑائی) کی وجہ سے مولوی و مذہب سے متنفر ہو رہے ہیں۔جاہل ملا و واعظین کی تعداد زیادہ ہے۔روٹی کی ہوس نے بہت سے بندوں کو دین میں بھی مفاد پرست اور ابن الوقت بنا دیا ہے۔جماعتوں کے اندر دوست و دشمن بھی موجود ہیں۔گورنمنٹ بھی ذمہ داری پوری نہیں کر رہی اور یہ کہہ کر دامن بھی نہ بچایا جائے کہ یہ سب یہود و نصاری کی ''چال'' ہے بلکہ جو ''نور فراست'' مومن کی ''وراثت'' ہے اس سے کام لیتے ہوئے:

دعوت غور و فکر

1۔دونوں مکاتب فکر کے علماء صرف ایک کام کر لیں کہ اپنی اپنی مساجد میں عوام کو اور مدارس میں تمام اساتذہ اور طالب علموں کو تعلیم دیں کہ بغیر علم

کے ایک دوسرے کو (بریلوی و دیوبندی) ''مستحبات وفروعی مسائل'' پر ''کافر کافر'' کہنا ہرگز جائز نہیں اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہماری نسلیں آپس میں اوس وخزرج کی لڑائیوں کی طرح لڑتی رہیں گی۔

2۔ اگر صرف اسی اوپر والی ایک بات پر عمل ہو جائے تو بریلوی و دیو بندی حضرات کے درمیان ''مذہبی کشیدگی'' کا بہت حد تک خاتمہ ہو جائے گا اور بات ''خاص بندوں'' پر ''اصولی اختلاف'' یعنی کفریہ عبارتوں کا حل نکالنے پر رہ جائے گی۔

3۔ علماء عوام کو بتائیں کہ ان عبارتوں کا حل نکالنا ''عوام'' کا نہیں ''علماء'' کا مسئلہ ہے اور اگر یہ بات علماء کے دائرہ اختیار سے باہر ہے تو عوام کو یہ بھی بتایا جائے کہ عوام حل کے لئے کس کو فریاد کرے؟ کہاں مقدمہ دائر کرے؟ کس کو منصف بنائے جس پر علماء متفق ہو جائیں؟

4۔ کیا بین المذاہب کانفرنسیں (جس میں تمام مذاہب سے بات چیت ہوتی ہے) منعقد کرنے سے بڑھ کر بین المسالک کانفرنسیں (تمام فرقوں سے بات چیت) کرنا ضروری نہیں جس سے عوام کو جذباتیت سے ہٹا کر فکر وشعور دیا جائے ورنہ آج کل ایک دوسرے کو گالیاں نکالی جا رہی ہیں، کارٹون بنائے جا رہے ہیں، کل خون کی ہولی کھیلی جائے گی، مزاروں پر مزید حملے ہوں گئے، دہشت گردی ہوگی اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟

5۔ 110 سالہ اہم مسئلہ کے حل کے لئے تمام بریلوی و دیوبندی علماء و مفتیان عظام اپنے اپنے اداروں میں اکٹھے ہو کر اپنی علمی بصیرت اور ایمانی

طاقت کو بروئے کار لاتے ہوئے اس ''اصولی اختلاف'' کا حل نکالیں اور یہ ''تبلیغ'' اس صدی کا بہت بڑا کارنامہ ہوگا مگر اس مسئلہ میں دونوں طرف کے علماء کا ملنا لازمی ہے۔

6۔اہمیت اس بات کی ہے کہ اس مسئلہ میں پہل کون کرے گا۔ بریلوی یا دیوبندی حضرات؟ ذات و جماعت کا دباؤ کون برداشت کرے گا؟ خط و کتابت، کال، فیکس یا مضمون لکھ کر دعوت عام کون دے گا؟

7۔معصوم عن الخطا ذاتیں انبیاء کرام کی ہیں علماء کی نہیں کہ غلطی نہیں کر سکتے اور بریلوی علماء یہی تو کہہ رہے ہیں کہ یہ عبارتیں نبی کریم ﷺ کی عظمت کے خلاف ہیں ان کو اپنی کتابوں سے نکال دو۔کیا نبی کریم ﷺ کی محبت میں یہ مشکل کام ہے؟

8۔اس لئے جناب مفتی رفیع عثمانی صاحب کی تجویز کو مدنظر رکھتے ہوئے کثیر تعداد میں دیوبندی عالم کفریہ عبارات کو اپنی کتاب سے حذف کرنے کے لئے لائحہ عمل تیار کر کے اور پہل کرتے ہوئے بریلوی حضرات کو دعوت دیں کیونکہ اس میں تمام مسلمانوں کا فائدہ ہے؟

9۔بریلوی علماء کو بھی چاہئے کہ ''اصولی اختلاف'' کا حل نکالنے کے لئے نبی کریم ﷺ کی سنت ادا کرتے ہوئے دیوبندی علماء سے مسلسل خط و کتابت کریں اور ان تین کفریہ عبارات کو حذف کرنے کے لئے دیوبندی حضرات کو ایسی آسان تجاویز دیں جس پر کوئی بھی سیاست نہ ہو سکے؟

10۔بریلوی و دیوبندی حضرات اگر اس ''اصولی اختلاف'' کا حل

نکال لیتے ہیں تو اس کے بعد باقی تمام گمراہ فرقوں سے بھی جو ''اختلافات'' ہیں اس کا حل بھی بات چیت کر کے نکالا جا سکتا ہے۔

11۔ بعض جماعتیں اور ادارے اس ''**اصولی مسئلے**'' کا حل نکالنے کی بجائے کہتے ہیں کہ ''**کوئی دین کا کام کرو**'' اور اس کتاب پر ''**تقریظ یا تنقید**'' یعنی حق لکھ کر دینا ''**ہماری پالیسی کا حصہ نہیں ہے**''۔ کیا مسلمانوں کو اکٹھا کرنا دین کا حصہ نہیں ہے اور کیا ہم اپنی اپنی جماعتوں میں ہی رہنا چاہتے ہیں؟

12۔ حکومت متنازعہ کتابوں پر پابندی لگاتی ہے مگر یہ کتابیں پھر بھی شائع ہوتی رہتی ہیں، اس کی وجہ بھی ان باتوں کا حل نہ نکالنا ہے۔

13۔ انفرادی یا اجتماعی طور پر حکومت پاکستان کا ہر فرد جیسے وزیر اعظم، چیف جسٹس، وزیر مذہبی امور، مجدد وقت، پیران عظام، اولیاء کرام، مولوی صاحبان، امام مسجد، مسجد و مدارس کی انتظامیہ، ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، جج، ایڈوکیٹ (وکیل)، صحافی، میڈیا (الیکٹرونک و پرنٹ) اور ہر عام و خاص کو ''**دعوت عام**'' ہے اور ''**سر عام**'' ہے کہ دین کو ہماری ''**ضرورت**'' پڑ گئی ہے۔ ہم سب مسلمانوں نے حرکت میں آ کر اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے ایک تحریک بننا ہے جو مسلمانوں کا ''**ذہنی مذہبی انتشار**'' دور کر کے قیامت کے روز اپنے اللہ کریم اور نبی روف رحیم ﷺ کے سامنے سرخرو ہو سکے۔

ہمیں تو سرخرو ہونا ہے آقا کی نگاہوں میں

زمانے کا ہے کیا ناصر بھلا جانے، برا جانے

☆☆☆

علماء میں اتحاد اور ہماری کوششیں

مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی

1986ء میں ناچیز کراچی سے سفر کر کے مولانا سرفراز خان صفدرؒ کی خدمت میں گکھڑ منڈی خاص اس مقصد کے لیے حاضر ہوا کہ دیوبندی اور بریلوی مکاتب فکر کے درمیان جو خلیج بڑھتی جا رہی ہے اسے کم بلکہ ختم کرنے کی راہ تلاش کی جائے۔ اس مقصد کے لیے پہلے بھی ہماری کئی ملاقاتیں مولانا مفتی محمد حسین نعیمی صاحب سابق مہتمم دارالعلوم نعیمیہ لاہور، مفتی ظفر علی نعمانی صاحب سابق مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی، علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری صاحب سابق شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی اور مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب وغیرہم رحمہم اللہ سے ہو چکی تھیں۔ ان سب حضرات کا تعلق بریلوی مکتب فکر سے ہے۔ ان ملاقاتوں سے میں اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ عقائد کے باب میں دونوں مکاتب فکر کا اختلاف بڑی حد تک صرف تعبیر اور الفاظ کا اختلاف ہے۔ حقیقت میں ایسا کوئی اختلاف عقائد کے باب میں نہیں ہے کہ جس کی بنا پر ایک دوسرے کو گمراہ اور فاسق قرار دیا جائے۔ ہاں! بہت سے اعمال میں یہ اختلاف ضرور ہے کہ ہم انہیں بدعت کہتے ہیں، اور ان کے نزدیک وہ بدعت میں داخل نہیں۔

مولانا مفتی محمد حسین نعیمیؒ نے مجھ سے اور برادر عزیز مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب سے پوری وضاحت سے یہ کہا تھا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان اختلاف کا باعث حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب "حفظ الایمان" کی چند سطری عبارت ہے۔ اس عبارت کو بیچ سے نکال دیا جائے تو پھر ہمارے اور آپ کے درمیان عقائد کا کوئی اختلاف نہیں۔ اس پر ہم نے ان سے کہا تھا کہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ ہمارے سرتاج ہیں، اور ان کی اس عبارت کے جو معنی بہت سے حضرات نے بیان کیے ہیں، ہمیں یقین ہے کہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ اس باطل معنی کے مراد لینے سے بالکل بری ہیں۔ اور حضرت حکیم الامت جیسی محبِ رسول اللہ ﷺ سے سرشار شخصیت کے بارے میں دور دور امکان نہیں کہ انہوں نے ایسے غلط معنی مراد لیے ہوں۔ اس عبارت کے جو صحیح معنی ذرا سی توجہ سے سمجھ میں آ جاتے ہیں، وہی حضرت کی بھی مراد ہے۔ چنانچہ انہوں نے بعد میں اس کی وضاحت بھی فرما دی تھی اور اس غلط معنی سے مکمل برأت کا بھی دو ٹوک اعلان فرمایا تھا لیکن اگر ان کی اس عبارت کو شائع کرنے سے روک دینا، امت کو پھوٹ سے بچانے، اور ان دونوں مکاتب فکر کو متحد کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ اس کی عملی شکل کیا ہو گی؟ اس کے لیے مشورے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اور آپ کو مل کر اس کے لیے پیش رفت کرنی چاہیے اور طے ہوا تھا کہ دونوں طرف کے علماء کرام کا اجتماع اس غرض کے لیے بلایا جائے گا لیکن ملک میں اچانک ایسے حالات پیش آئے اور آتے گئے کہ یہ کام آگے نہ بڑھ سکا۔

پھر صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں بریلوی مکتب فکر کے مشہور عالم دین مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحبؒ نے مجھ سے اسلام آباد میں علماء کنونشن کے موقع پر ملاقات فرمائی جو ہماری پہلی اور آخری ملاقات ثابت ہوئی، کیونکہ اس کے تقریباً ڈیڑھ دو مہینے بعد ان کا کراچی میں انتقال ہو گیا۔ اس ملاقات میں مولانا اوکاڑوی صاحبؒ نے مجھ سے واضح الفاظ میں فرمایا تھا کہ امت میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے، مجھے خطرہ ہے کہ اس بارے میں آخرت میں پوچھ ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے بارے میں اپنی تقریروں میں بار بار سخت کلامی کی ہے لیکن جب میں نے ان کی کتابوں کا گہرائی سے مطالعہ کیا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ہمارے اور ان کے عقائد میں کوئی فرق نہیں، اور ان کی کتاب "حفظ الایمان" کی جو چند سطری عبارت اب تک کشیدگی کا باعث بنی رہی ہے اس کے بارے میں مولانا اوکاڑوی صاحبؒ نے فرمایا کہ اب تو خود حضرت تھانویؒ ہی کے قلم سے اس کی ایسی توضیح اور توجیہ شائع ہو گئی ہے۔ اس کے بعد یہ عبارت بھی نزاعی نہیں رہی۔ اس لیے مجھے آپ دونوں بھائیوں سے توقع ہے کہ اگر ہم مل جل کر کام کریں تو امت کو پھوٹ سے بچایا جا سکتا ہے، ورنہ اللہ کے یہاں ہم سے پوچھ ہو گی۔

میں نے ان سے کہا تھا کہ یہ تو آپ میرے دل کی بات کہہ رہے ہیں، ہمارے والد ماجد مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اپنی زندگی کے آخری کئی سال اس کوشش میں صرف فرمائے ہیں، اور میں بھی کئی سال سے اس کاوش میں لگا ہوا ہوں۔ چنانچہ میرے اور مولانا اوکاڑوی صاحبؒ کے درمیان طے ہوا کہ وہ اور ہم اپنے اپنے رفقاء اور اہل علم سے رابطہ کر کے اس میں پیش رفت کریں گے، پھر دونوں طرف کے خاص خاص علماء کرام کا مشترکہ اجلاس ہو گا۔ پھر نسبتاً بڑے پیمانے پر دونوں طرف کے حضرات کا دوسرا اجلاس ہو گا۔ ان اجلاسوں میں اتفاق ہو جانے کے بعد ملک گیر پیمانے پر دونوں طرف کے علماء و مشائخ کا کنونشن بلا کر اس میں اعلان کر دیا جائے گا کہ عقائد میں اب ہمارا کوئی اختلاف نہیں۔ لیکن کراچی میں واپس آ کر ناچیز کا اہل علم سے مشوروں کا سلسلہ جاری ہی تھا اور اس کا طریقہ کار بڑے پیمانے پر طے کیا جا رہا تھا کہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحبؒ کی اچانک وفات ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کی کامل مغفرت فرمائے۔

بعد ازاں ان کے صاحبزادے مولانا کوکب نورانی صاحب سے کئی ملاقاتیں ہوئیں۔ وہ بھی کئی بار دارالعلوم کراچی تشریف لائے اور ہر بار مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب کی اس ملاقات کا ذکر آیا لیکن افسوس ہے کہ اس کے بعد کوئی عملی پیش رفت نہ ہو سکی۔ اور دشمنان اسلام کی سازشوں اور مسلمانوں کی سادہ لوحی یا جذباتیت کے باعث یہ نیک منصوبہ تشنہ رہ گیا۔" انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ("بشکریہ روزنامہ "دنیا"")

اصلی کلمہ اسلام
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تحفہء یا اللہ مدد

خلافت راشدہ
حق چار یار

نحمده و نصلی علٰی رسوله الکریم وعلٰی أ له واصحابه اجمعین

امابعد

محترم حاجی ذوالفقار احمد صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آنجناب نے محترم فقیر محمد رضوان داؤدی صاحب کے ملفوظات پر مشتمل کتاب "معرفت" ارسال فرمائی ہے۔ اور کتاب پر تبصرہ کے لئے متعدد بار فون کیا۔ تو چند سطور کتاب سے متعلق لکھ کر ارسال کر رہا ہوں۔ قبول فرمائیں۔ اور اگر تبصرہ کی اشاعت مقصود ہو تو من وعن شائع فرمائیں قطع و برید سے نہ صرف متلاشیان حق کی راہنمائی متاثر ہوتی ہے بلکہ شکوک وشبہات جنم لیتے ہیں اور تبصرہ نگار کے افکار درست طور پر سامنے نہیں آسکتے۔

محترمی:۔

1- زیر نظر کتاب "معرفت" میں مذہب بریلویت کے بانی مولوی احمد رضا خان صاحب کے افکار وعقائد کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اور بریلوی طبقہ کے جاہل مولویوں اور عوام کو ان کی غلطیوں سے آگاہ کر کے مولوی احمد رضا خان صاحب کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جن میں سے اکثر عقائد و اعمال پر علمائے اہلسنت علمائے دیوبند اور ان کے متبعین الحمد للہ پہلے سے ہی کاربند ہیں۔ اور عوام کو جب یہ پتا چلے گا کہ اہلسنت والجماعت کے عقائد واعمال تو وہی ہیں جن پر دیوبند سے متعلق علماء وعوام عمل کر رہے ہیں تو اس سے فاصلے کم ہوں گے۔ نفرتیں ختم ہوں گی۔ اور ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش یقیناً کی جائے گی۔ لہٰذا یہ کتاب کسی حد تک نزاعی واختلافی امور میں شدت کم کرنے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ کتاب میں سے "فرقوں میں اختلاف کیا ہے" پر مشتمل باب حذف کر دیا جائے۔

2- مولوی احمد رضا خان عجیب شخصیت کے حامل تھے ان کی تحریروں میں ہر قسم کا مواد مل جاتا ہے۔ انکی تضاد بیانیاں مشہور ہیں۔ اور دیوبندی و بریلوی علماء اپنے اپنے مسلک کی تائید میں خان صاحب کی کتب کے حوالہ جات پیش کرتے رہتے ہیں۔

3- بریلوی علماء کا طرفہ تماشا ہے کہ یہ حضرات اپنے ہر عقیدہ وعمل یا عبارت کی تاویل کر لیتے ہیں۔ لیکن علمائے اہلسنت علمائے دیوبند کی کسی تاویل کو مانتے ہیں نہ وضاحت قبول کر لیتے ہیں۔

اکابرین علمائے دیوبند کی جن عبارات کو کتاب ھذا میں پیش کر کے کفر کے فتاوی جات لگائے گئے ہیں اُن کی وضاحت بارہا دفعہ علمائے دیوبند فرما چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو "عبارات اکابر" از شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صاحب صفدر "مطالعہ بریلویت" از علامہ ڈاکٹر خالد محمود مدظلہ وغیرہم کتب قابل مطالعہ ہیں۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ جو کفر کی مشین گن خان صاحب و بریلوی علماء نے علمائے اہلسنت علمائے دیوبند رحمہم اللہ پر چلائی ہے (العیاذ باللہ) تو کیا اس کے جواب میں اکابرین دیوبند نے بھی کبھی رضا خان صاحب یا اُن کی آل پر کوئی کفر کا فتوی لگایا ہے۔ (ہرگز نہیں)

وجہ کیا ہے؟۔ غور فرمائیں۔ دعوت فکر ہے۔

آپ کے احوال کیسے ہیں؟ آپ کے دینی جذبہ کی قدر کرتا ہوں۔ نیز کتاب بھیجنے پر آپ کا مشکور ہوں۔

اس سے میری لائبریری میں یقیناً ایک جدید معلوماتی کتاب کا اضافہ ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین بجاه النبی الکریم وعلٰی أ له واصحابه اجمعین .برحمتک یا ارحم الراحمین

والسلام

مخلص عبداللہ خادم اہلسنت بلکسر

23-01-2013

ہمارا جواب

محترم و مکرم مخلص عبداللہ صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا بڑی خوشی ہوئی لیکن:

آپ کے خط کے پہلے نقطے پر بات کی جائے کہ "اکثر عقائد و اعمال پر علمائے اہلسنت علمائے دیوبند اور ان کے متبعین الحمدللہ پہلے ہی سے کاربند ہیں" تو واقعی اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم اہلسنت والجماعت (بریلوی و دیوبندی) کا خون ایک ہے اس میں امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ کے عقائد میں تضاد بیانی کہیں بھی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی ان کا کوئی نیا عقیدہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ "بشرطیکہ کتاب میں سے "فرقوں میں اختلاف کیا ہے" پر مشتمل باب خذف کر دیا جائے" تو اس کا جواب یہ ہے کہ

1۔ یہ بات بریلوی اور دیوبندی عالموں کو نہیں بلکہ عوام کو سمجھانے کے لئے آسان انداز میں لکھی گئی ہے کہ اختلاف کیا ہے کیونکہ عوام ایک دوسرے کو مستحبات اور فروعی مسائل پر کافر کافر، مشرک، بدعتی کہہ رہی ہے ورنہ مستحبات اور فروعی مسائل میں بھی کوئی اختلاف نہیں بلکہ سمجھنے اور سمجھانے کا فرق ہے۔

2۔ کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ دیوبندی اور بریلوی ایک ہیں اور اصل لڑائی بتانے کے لئے یہ باب لکھا گیا ہے، استغفراللہ ذلیل کرنے کے لئے نہیں تا کہ اس کا کوئی حل نکالا جائے۔

3۔ کتاب میں امام احمد رضا خان علیہ رحمہ کی عبارات کی روشنی میں یہ بات لکھی گئی ہے کہ جو کچھ جاہل عوام کر رہی ہے وہ بریلوی نہیں ہیں بلکہ اس کا بریلویت سے تعلق بھی نہیں ہے اور جاہلوں کی بنا پر کوئی بریلویوں کو بدعتی یا مشرک کہے تو علمی خیانت کون کر رہا ہے؟

4۔ آپ کی رائے سر آنکھوں پر کہ "فرقوں میں اختلاف کیا ہے" پر مشتمل باب خذف کر دیا جائے" اور یہی بات بریلوی علمائے کرام بھی کہتے ہے کہ یہ تین عبارتیں خذف کر دی جائیں کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کی شان کے خلاف ہیں۔

5۔ دیوبندی علمائے کرام سے بات ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے بڑوں کو کافر ثابت کر کے ہمارے بڑوں کو گالی دی گئی ہے اور بریلوی علمائے کرام سے بات ہوتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ یہ تین باتیں کفریہ ہیں اور نبی کریم ﷺ کو گالی ہیں جو ہم سب کے بڑے ہیں۔ فیصلہ کون کرے گا کہ بڑے کون ہیں اور لڑائی کیسے ختم کرنی ہے؟

6۔ خدا کی قسم ہم نے بھی یہ باب خذف کرنے کے لئے لکھا ہے اس میں آپ سے یہ مدد چاہئے کہ ان دیوبندی علمائے کرام کے نام بتائیں جائیں جن کے ہم پاؤں پکڑ کر صرف اپنے آقا و مولا کے نام پر یہ تین عبارتیں کتابوں سے خذف کرانے کا کہہ سکتے ہیں اور جو ببانگ دہل اعلان کر سکتے ہوں۔ یہ اس صدی کی سب سے بڑی جیت ہو گی کہ ہم اکٹھے ہیں اور یہ اعلان کر کے نبی اکرم ﷺ کی روح کو سکون پہنچا سکتے ہیں۔ کوئی اس بات پر جتنی مرضی سیاست کرے مگر کتنے "مافیا" اس معاملے سے ٹھنڈے پڑ جائیں گے اور کتنے دماغ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے؟

7۔ دین کو پھیلانے اور مسلمانوں کو سکون پہنچانے کے لئے حل چاہئے۔ حل ہو گا، موجود بھی ہو گا اور حل کرنے سے ہی ہو گا۔

حاجی ذوالفقار احمد

بحکم فقیر محمد رضوان داودی

31.01.2013